گرفت ہوتی ہے نہ گناہ۔''

محدث امام صلاح الدین ابوسعید العلائیؒ لکھتے ہیں: میں نے اس روایت کو تلاش بسیار کے باوجود کسی ضعیف سند سے بھی مرفوع نہیں پایا، بلکہ یہ عبداللہ بن مسعودؓ پر موقوف قول ہے۔

نیز حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے نزدیک یہاں ''المسلمون'' کا مصداق صرف صحابہ کرامؓ ہیں،☆ جیسے کہ انہوں نے فرمایا: ''اولئک اصحاب محمد ﷺ'' اور یہی وہ مفہوم ہے' جسے جناب نبی اکرم ﷺ نے ''**ما انا علیه واصحابی**'' سے تعبیر فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے صحابہ کرامؓ کی اتباع کرنے کی تاکید فرمائی اور ان کے خلاف نیا طریقہ رائج کرنے کی مذمت ''**اتبعوا آثارنا و لا تبتدعوا فقد کفیتم**''

دوسری طرف ہر نئے طریقے اور مخصوص کیفیت میں ادا کی جانے والی عبادتوں کو بدعت قرار دے کر شدید مذمت فرمائی۔ انہیں ''**ما رآہ المسلمون حسنا**'' کے تحت اچھا و عمدہ نہ سمجھا، کیونکہ ان کا طریقہ جناب رسول کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے خلاف تھا۔

❁❁❁❁❁❁❁

درجاتِ علم

مشہور لغوی اصمعیؒ نے کہا: علم کے کئی درجے ہیں:

پہلا درجہ.......... خاموشی اختیار کرنا۔

دوسرا درجہ .... غور سے سننا۔

تیسرا درجہ .... عمدگی سے یاد کرنا۔

چوتھا درجہ .... علم کو سمیٹ لینا، جمع کرنا۔

پانچواں درجہ.......... علم کو پھیلانا اور آگے سکھانا ہے۔

☆ بلکہ دقیق الفاظ میں اس سے مراد صرف وہ صحابہ کرامؓ ہیں' جو اس واقعے سے قبل دنیا کو خیر باد کہ چکے تھے۔ آپؓ نے فرمایا: ''من کان مستنا فلیستن بمن قد مات، فان الحی لا تؤمن علیه الفتنة، اولئك اصحاب محمد ﷺ......'' (مشکوٰۃ باب الاعتصام بحوالہ رزین)

☆☆☆☆☆

احکام و مسائل

جرابوں پر مسح

تصنیف: ثناءاللہ محمد باقر　　　　تلخیص: عبدالرحیم روزی

یہ مضمون جامعہ دار العلوم بلتستان غواڑی کے ایک ہونہار طالب علم ثناءاللہ محمد باقر (زادہ اللہ حرصا) کے طویل مقالے کا خلاصہ ہے۔ یہ مقالہ الحمد للہ اس موضوع کی تحقیق میں ایک مفید اضافہ ثابت ہوگا۔
طلباء کی حوصلہ افزائی اور مسئلہ ہذا میں شک کرنے والوں کی تشفی کے لیے اسے تلخیص وتہذیب کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ اس میں نبی کریم ﷺ کی 3 صریح حدیثوں اور 15 صحابہ کرامؓ کے مبارک عمل سے جرابوں پر مسح کا ثبوت پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اہل علم کا یہ چیلنج بھی بیان کیا گیا ہے کہ کسی بھی صحابیؓ سے جراب پر مسح کی مخالفت منقول نہیں۔ جزاه الله خير الجزاء و سدد خطاه في التحقيق و البحث، آمین

مسح کا مفہوم: لفظ ''مســـــح'' عربی زبان میں زمین میں سیر وسیاحت کرنا، خوب چلنا، کسی چیز پر ہاتھ پھیرنا، ہلکا سا دھونا، وضو کرنا اور زمین کی پیمائش کرنا وغیرہ کے معنی میں مستعمل ہے۔ ان تمام معانی میں قدر مشترک ''پھیرنا'' یا ''گزارنا'' ہے۔

فقہی اصطلاح میں: گیلے ہاتھ کو پانی بہائے بغیر کسی چیز پر سے گزارنا۔ (الجرجانی: التعریفات) اس مقالے میں اسی کیفیت کے ساتھ جراب پر ہاتھ پھیرنا متعین ہے۔ حدیثوں میں عام طور پر ''مسح علی الجوربین'' آتا ہے۔

''جورب'' کا مفہوم: عربی لفظ ''جورب'' کے معنی اردو میں ''جراب'' ہیں۔ (مصباح اللغات وغیرہ)

لفظ جورب کی تعریف لغت کی کتابوں میں اس طرح ہے:

۱۔ یہ فارسی کا لفظ ''گورب'' ہے، جسے عربی بنایا گیا ہے۔ اس سے مراد پیروں پر چڑھایا جانے والا لفافہ ہے۔ (لسان العرب، القاموس المحیط)

۲۔ علامہ بہوتیؒ: ''جورب'' وہ لباس ہے جو موزے کے طرز پر بنایا جاتا ہے، مگر چمڑے کا نہیں ہوتا۔ (منح الشفاء الشافیات فی شرح المفردات)۔ فارسی اور اردو میں ''پائے تابہ'' کے معنی میں مستعمل ہے۔ (**المنجد**)

کتب لغت کے پیش کردہ ان معانی سے درج ذیل فوائد اخذ کیے جا سکتے ہیں:

۱۔ ''جورب'' ایک ایسا لباس ہے جو پاؤں پر پہنا جاتا ہے۔ یہ چمڑے کا نہیں ہوتا، بلکہ دیگر کپڑوں کا ہوتا ہے۔☆

☆لغت سے جورب صرف غیر چمڑے کا ہونا لسان العرب اور القاموس المحیط کی تعریف سے لازم نہیں آتا۔ ان میں مطلق ہے۔ مگر اس سے مدعا پر کوئی اثر نہیں پڑتا، کیونکہ اثبات مسح میں استدلال کیلئے یہی کافی ہے اور اس کا کوئی معارض نہیں۔ (عبدالرحیم روزی)

۲۔ موٹائی اور باریکی سے صرف نظر پیروں میں پہنے جانے والا لفافہ ہے۔
(البتہ موٹائی اور باریکی کی بحث مسح کی شروط کے ضمن میں آئے گی۔)

جورب کے اصطلاحی معنی ومفہوم کی تعین میں علماء کے اقوال:

☆ علامہ بدرالدین عینیؒ: ''جورب اونی دھاگے سے بنایا جاتا ہے جو ٹخنوں کے اوپر تک پہنچتا ہے''۔

☆ ابوبکرابن العربیؒ: ''جورب پاؤں کا پردہ ہے جو سردی سے بچنے کے لیے پہنا جاتا ہے''۔(عارضة الاحوذی)

☆ امام طیبیؒ: ''جورب، چمڑے کا لفافہ ہے اور معروف موزہ ہے، جو پنڈلی تک ہوتا ہے''۔

☆ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ: ''جورب اور نعل (جوتی) میں یہی فرق ہے کہ جورب اون کی اور نعل چمڑے کا ہوتا ہے''۔(مجموع الفتاوی:۲۱/۲۱٤)

☆ امام حلبیؒ: ''جورب پاؤں میں پہننے کا لباس ہے، جسے سردی سے بچنے کے لیے پہنا جاتا ہے، اسے خف کہا جاتا ہے نہ جرموق۔(القاسمی، المسح علی الجوربین:٤٥۔شرح المنية)

☆ خطاب مالکیؒ: ''جورب وہ ہے جو موزے کی شکل پر ہو، وہ کتان (السی) کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ یہ ملبوس سردی گرمی میں یکساں مفید ہے۔ یہ بدن سے چمٹتا ہے نہ ہی اس میں جوں وغیرہ لگتا ہے۔(القاموس المحیط) روئی وغیرہ سے بھی بنتا ہے۔ (المسح علی الجوربین)

☆ مفتی الاحسان مجددی: ''جورب موزے کی ایک قسم ہے جو بال، سوت اور باریک چمڑے کا ہوتا ہے۔(القواعد الفقهية۔ص ٢٥٥)

☆ نجم الدین زاہدی امام حلوانی سے: ''جورب کی پانچ اقسام ہیں: مرعزی (چھوٹے چھوٹے روئیں کی)، غزل (سوت کی)، شعر (بال کی)، باریک چمڑوں کی اور کرباس (روئی کے کھردرے کپڑے کی) پانچویں قسم پر مسح جائز نہیں۔ دیکھیے: (عون المعبود: ١/١٨٥۔تحفة الأحوذی ١/٣٣٤)

☆ الشیخ عبدالحق دہلویؒ: جورب ایک قسم کا موزہ ہے، جو نچلے موزے کے اوپر ٹخنے تک پہنا جاتا ہے، تاکہ سردی سے بچے اور نچلے موزے کو میل کچیل سے محفوظ رکھے۔''

☆ ڈاکٹر وھبہ الزحیلیؒ: ''غالباً وہ پیروں میں پہننے کے قابل ہر اس لباس کا نام ہے جو موزے کی طرز پر بنایا جاتا ہے، لیکن چمڑے کا نہیں ہوتا اور کوئی فرق نہیں کہ وہ اون کا بنا ہوا ہو یا روئی کا یا بالوں کا یا کتان وغیرہ کا۔'' (الفقه الاسلامی وأدلته)

الغرض ''جورب'' سے متعلق درج ذیل آراء سامنے آئیں:

۱۔ ''جورب'' موزے کی طرح ہے اور چمڑے سے تیار کیا جاتا ہے۔

۲۔ موزے کے اوپر بطور حفاظت پہنا جاتا ہے، اس پر چمڑا لگا ہونا ضروری ہے۔

۳۔ چمڑے وغیرہ کی قید سے قطع نظر مطلق پاؤں کا ملبوس ہے۔

معلوم ہوا کہ: جــورب اس لباس کا نام ہے جو موزے کی طرح ہے مگر چمڑے کا نہیں ہوتا، یہ پیروں میں پہنا جانے والا لباس ہے، خواہ اون سے بنایا گیا ہو یا روئی، سوت، بال یا کسی بھی قسم کے کپڑے سے۔ اس پر چمڑا لگا ہونا یا نہ ہونا، جوتی کے ساتھ ہونا یا نہ ہونا، باریک ہونا یا موٹا ہونا سب ممکن ہے۔

پیروں کے دیگر ملبوسات:

حدیث شریف، کتب فقہ اور ان کی شارح کتابوں میں پیروں کے ملبوسات سے متعلق درج ذیل اسماء وارد ہوئے ہیں:

الخف: لغت میں: قدم کا وہ حصہ جو زمین پر لگے۔ (المنجد)

عرف عام میں: ۱۔ وہ جوتی جو دونوں ٹخنوں کو چھپاتی ہے۔ (معجم لغة الفقهاء)

۲۔ الساتر للكعبين فأكثر من جلد ونحوه ''وہ چیز جو ٹخنوں یا اس سے زیادہ حصہ کو چھپاتی ہے اور چمڑے وغیرہ سے بنتی ہے۔ (الفقه الاسلامی و أدلته ۱/ ۴۷۲)

خف کو عربی میں موزج بھی کہا جاتا ہے جو فارسی کے لفظ ''موزہ'' سے معرب ہے۔ (النهاية ٤/ ٣٨٢)

خف کی تفسیر صحابی رسول کی زبانی: ازرق بن قیسؒ فرماتے ہیں: (رأيت انس بن مالك ﷺ أحدث فغسل وجهه ويديه ومسح على جوربين من صوف، فقلت أتمسح عليهما؟ فقال: انهما خفان ولكنهما من صوف) ''میں نے انس ﷺ کو دیکھا کہ بے وضو ہوئے تو آپ نے اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ (کہنیوں سمیت) دھوئے اور دو اونی جرابوں پر مسح کیا، میں نے عرض کیا: کیا آپ ان دونوں پر مسح کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دونوں موزے ہی ہیں، مگر اونی ہیں۔''

(الكنى والاسماء للدولابى نقلاً عنه: المسح على الجوربين ١٣)

تابعی حضرت ازرق بن قیسؒ اسی اونی پائتابے کو (جــورب) کہہ رہے ہیں۔ اور خادم نبوی انس بن مالک ﷺ اسے ''اونی موزہ'' فرماتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ صحابہ وتابعین کے دور میں اس لباس کا نام جورب تھا اور اسی کو خف بھی کہتے تھے۔

سیدنا انس ﷺ کے نزدیک موزہ صرف چمڑے کا نہیں ہوتا بلکہ اون کا بھی ہوتا ہے اور اسی کا دوسرا نام جــورب ہے۔ حضرت انسؓ خالص عربی نسل کے ہیں، فقہاء اور علمائے لغت سے بہت قبل کے ہیں۔ صحابی رسول ﷺ کی تشریح وتفسیر متاخرین کی تفسیر سے بدرجہا معتبر اور مستند ہے۔ (المسح على الجوربين: ١٤)